احتیاطی تدابیر جو زلزلہ آنے کی صورت میں مدد گار ثابت ہوسکتے ہیں

جیساکہ ہم سب جانتے ہیں کہ آج سے پچھتر سال پہلے ۳۱ مئی ۱۹۳۵ میں وقوع پذیر ہونے والے تباہ کُن زلزلے نے کوئٹہ شہر اور دوسرے متاثرہ علاقوں کو صفحہ ہستی سے مِٹا دیا تھا۔ مرنے والوں کے بارے میں مُختلف اعداد و شُمار ہیں: کہیں تیس ہزار، کہیں ۳۵ ہزار اور بعض کتابوں، حوالوں میں تو ساٹھ ہزار نفوس کی اموات کا بھی زکر ہے۔ لہٰذا دُرست اعداد و شُمار کی عدم موجودگی میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مرنے والوں کی تعداد تیس اور ساٹھ ہزار کے درمیان ہوگی، جبکہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ زخمی ہوئے ہونگے۔ مگر اہم بات یہ ہے کہ کیا آج ہم پچھتر سال گزرنے کے بعد ۱۹۳۵ جیسے کسی ناگہانی زلزلے جیسی صورتحال کے لیئے تیار ہیں؟ مُلک میں موجودہ بد انتظامی، سماجی نا انصافیوں، اور، سماجی زلزلوں کو دیکھتے ہوئے یہ ہی جواب ملے گا کہ نہیں، ہم ابھی تک آمادہ نہیں ہیں۔ دُنیا بھر میں زلزلوں کے حوالے سے ہم وقتاً فوقتاً پڑھتے رہتے ہیں مگر اکتوبر ۲۰۰۵ کے بالا کوٹ/کشمیر کے زلزلے کے فوری بعد میں نے زلزلوں سے متعلق احتیاتی تدابیر کے حوالے سے کُچھ لکھا جسے میں دوبارہ نیچے بڑے حروف میں پیش کر رہا ہوں تاکہ قارئین اسے با آسانی پڑھ سکیں۔

۱۹۳۵ کے زلزلے سے پہلے کوئٹہ کی آبادی تقریباً سَتّر ہزار نفوس پر مُشتَمِل تھی جن میں سے ۱۵ تا ۲۰ ہزار لوگ تو زلزلے کے پہلے ہی چند مِنٹوں میں مارے گئے تھے۔ یہاں آبادی کا زکر اس لیئے ضروری ہے تاکہ "ہنگامی پلان" بناتے وقت ہم آج کی کوئٹہ کی آبادی اور دستیاب وسائل کا ۱۹۳۵ کی کوئٹہ کی آبادی اور وسائل سے موازنہ کرسکیں اور اِن معلومات کی روشنی میں اپنا ہنگامی پلان وضع کرسکیں۔ ہمیں کوئٹہ کی موجودہ آبادی کا دُرست تعین بھی کرنا ہوگا کیونکہ اس سلسلے میں بھی متضاد اعداد و شُمار سُننے کو مِلتے ہیں: کہنے والے تین لاکھ بھی کہتے ہیں اور تیس لاکھ بھی سُننے میں آتا ہے۔ جسکے معنی یہاں پر یہ ہیں کہ امدادی کاروائیوں کےدوران لاکھوں افراد کی زندگیاں اس غلط جمع و تفریق کیوجہ سے خطرے میں پڑ سکتی ہیں۔ آئیں اب احتیاطی تدابیر پر ایک نظر ڈالیں:

زلزلوں کی آمد سے پہلے کیا کرنا چاہیے؟ مرحلہٴ آمادہ باش

آج اتنی سا ئنسی پیش رفت کے باوجود بھی زلزلوں سے متعلق پیش گوئی ممکن نہیں ہوسکی ہے۔ البتہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو علاقے طولانی مدت تک زلزلوں کی زد میں رہے ہوں اور جنکے بارے میں ہمیں وہاں کی ارضیاتی تاریخ و ساخت سے بھی یہ پتہ چلتا ہو کہ ایسے علاقے زلزلہ خیز ہیں تو تب ایسے آباد علاقوں میں ہمیں ہمہ وقت کسی بھی مُمکنہ قدرتی آفت کا مُقابلہ کرنے کے لئیے تیار رہنا چاہیے اور ایسا صرف آگاہی و شعوری بیداری کے پروگرام برپا کرنے، حکومتی مداخلت اور عوامی شمولیت سے ہی مُمکن ہے۔ اس 'قبل از وقت' تیاری سے بوقتِ مُصیبت نہ صرف ہم امدادی کاروائیوں میں اہم کردار ادا کر پائینگیں بلکہ بے شُمار قیمتی جانوں کو بھی بچانے میں مدد گار ثابت ہونگیں۔ آئیں اس سلسلے میں اب مندرجہ ذیل کی طرف توجہ کریں:

∆ اگر آپ ایک فعال زلزلہ خیز علاقے میں رہتے ہوں تو تب آپ عماراتی تعمیر سے مُتعلق اپنے شہری یا ضلعی انتظامیہ کے وضع کردہ قوانین کی پابندی کریں۔ مُتعلقہ اداروں سے پیوستہ حکومتی کارندوں پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ خود بھی ان قوانین کی پابندی کریں اور دوسروں سے بھی ان پر عمل درآمد کروائیں۔

∆ کم بلندی والا فرنیچر جنکے پائے مضبوط و مُستحکم ہوں کا استعمال کریں۔ اگر گھر کے کسی حصے میں کسی بلند جگہ پر آپ نے الماری یا تختے نصب کیئے ہوں تو اچھی طرح سے اطمینان کرلیں کہ یہ مضبوطی سے نصب ہوں اور یہ کہ اِن پر بھاری بھرکم چیزیں نہ پڑی ہوں۔

∆ بستروں، چار پائیوں اور پلنگ وغیرہ کو ایسی اشیاء یا فرنیچر وغیرہ سے دور رکھیں جنکے گر جانے کا خطرہ ہو۔ کھڑکیوں اور بڑے آئینوں کے قریب سونے سے پرہیز کریں۔

∆ جلانے والی تیل کو راستے میں نہ رکھیں۔

مُصیبت کی گھڑی کے لیئے مندرجہ ذ یل اشیاء کا زیر دست ہونا کافی مددگار ہوسکتا ہے۔

∆ ایک عدد گشتی یا جیبی ریڈیو، نئی بیٹریوں کیساتھ

∆ ایک یا کئی عدد جیبی ٹارچ بمعہ دوبارہ سے چارج ہونے والی بیٹریوں کے [اگر ممکن ہو]۔

∆ ابتدائی طبی امداد کا ایک عدد بکس

∆ کھانے، پینے کی چند ضروری اشیاء، مثلاً: چینی، خُشک دودھ و میوہ، غرضیکہ اتنا کُچھ ہو جس سے چند دنوں کا گزارہ ہوسکے۔

∆ ہر فردِ خانہ کے لیئے کم از کم چند لیٹر پانی کے، مگر یہ یاد رہے کہ پانی تازہ ہو اور نا کہ چند ہفتوں کا ذخیرہ کیا ہوا[کوئٹہ شہر میں ایرانی کُولروں کا استعمال عام ہے۔ ہر گھر میں کم از کم دو بڑے کُولر ہونے چاہئیں، ایک کو استعمال کیا جائے اور دوسرے کو حالتِ آمادہ باش میں رکھا جائے]۔

∆ آگ بُجھانے والا آلہ اگر آپکے پاس ہو تو اچھی بات ہے ورنہ ایک خرید لیں اور باقائدگی سے اسکا مُعائنہ کروالیا کریں تاکہ بوقتِ ضرورت قابِلِ استعمال ہو۔

∆ آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ بجلی، گیس اور پانی کی سُپلائی کو کیسے اور کہاں سے بند کیا جائے۔

∆ آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ ضرورت پڑنے پر خاندان کے دیگر افراد کیساتھ ملاقات کیسے اور کہاں کی جائے۔

حفاظتی اقدامات:

سب سے پہلے توصوبائی باالخصوص ضلعی سطح پر ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیئے ایک جامع پلان تیار ہونا چاہیئے اور اگر ایسا نہ ہو تو پھر جلد از جلد ایسا ایک پلان وضع کرنا چاہیئے تاکہ بوقتِ ضرورت افراتفری اور بوکھلاہٹ سے بچا جاسکے۔ ہنگامی پلان کی تیاری کے بعد اس میں شامل تمام ادارے اور افراد وقتاً فوقتاً اس کی مشق کریں اور اس میں عوامی شمولیت کو یقینی بنائیں۔

ان باہمی مشقوں کی بدولت ہم مصیبت کے وقت اپنی تمام توانائیاں امدادی کاروائیوں پر مرکوز کر سکیں گے۔

اب اگر خدا نخواستہ ایک شدید و تباہ کن زلزلہ آئے تو ایسے میں ضلعی ناظم یا متعلقہ حُکام اس ہنگامی پلان پر فوری عمل در آمد کے لیئے اسکا اعلان کردیں۔ اگر مواصلات اور برقی نظام درہم بر ہم نہ ہوا ہو تو تب سب سے پہلے لوگوں کو بذریعہ ریڈیوں کے اطلاع دی جائے کہ پہلے سے تعین شُدہ مقامات پر پہنچ جائیں، اسی طرح ٹیلیویژن سے بھی یہ اعلانات بار بار کرواتے رہنا چاہیئے کیونکہ وہ مکانات جو مکمل تباہی سے بچ گئے ہونگے، وہاں ریڈیو اور ٹی وی کے پیغامات شاہد پہنچ پائیں۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ ان ہی اعلانات کے ذریعے خصوصی فون نمبروں کا

بھی اعلان کردیں تاکہ عوام الناس تباہی سے متعلق معلومات حاصل کرسکیں اور یہ جان سکیں کہ حفاظتی تدابیر اپنانے کے حوالے سے اُنکا اگلا قدم کیا ہونا چاہیئے۔

اس ِضمن میں درج ذیل میں چند اہم حفاظتی اقدامات کی طرف آپکی توجہ مبذول کرنا چاہونگا، جو ہنگامی حفاظتی پلان میں شامل کیئے جاسکتے ہیں یا پھر لوگ از خود اس پر عمل کرکے اپنے یا اپنے اہل خانہ کی حفاظت کا کام انجام دے سکتے ہیں۔

زلزلہ آنے کی صورت میں کیا کرنا چاہیئے؟

ایسی صورت میں سب سے اہم مشورہ یہ ہوگا کہ حالات کا مقابلہ آرام سے اور ہوش و حواس میں رہ کر کیا جانا چاہیئے۔ آپ کے گرد و نواح میں جو لوگ موجود ہوں اُن کو بھی دلاسہ دیں، اُنکی ڈھارس باندھیں اور اُنھیں صبر و آرام کی تلقین کریں۔ یاد رہے کہ بدحواسی اور اضطراب سے حالات مزید بے قابو ہوجائینگیں اور انسانی جانوں کے مزید ضایع ہوجانے کا احتمال بڑھ جائیگا۔

اگر آپ گھر، دکان، دفتر یا سکول میں ہوں:

∆ صرف ایک ہی صورت میں باہر نکلنے کی کوشش کریں کہ اگر آپ پہلی یعنی زمین والی منزل پر ہوں اور یہ کہ آسمان تلے کھلی جگہ سے دور نہ ہوں، مثلا بڑا صحن، ایک بڑی کھلی سڑک، یا پھر سکول کا میدان جہاں بڑے درخت وغیرہ نہ ہوں کے قریب ہوں۔ اسی صورت میں آپ بھاگ کر پناہ کے لیئے وہاں جائیں؛ یاد رہے اس سے پہلے کہ تباہی اپنے پورے عروج پر پہنچے آپ کے پاس صرف چند ثانیئے ہونگے جنکے دوران آپ محفوظ جگہ تک پہنچنے کے لیئے دوڑ لگا سکتے ہیں: یہ چند لمحات موت اور زندگی میں دوڑ کے بھی ہوسکتے ہیں۔

∆ جلدی کسی مظبوط چیز مثلا میز یا پلنگ کے نیچے پناہ لیں۔

∆ جہاں تک مُمکن ہوسکے کھڑکیوں اور شیشوں یا شیشوں والی اشیاء مثلا بلند و بالا الماریوں اور دیواروں کے بالائی حصوں میں نصب شُدہ تزئین کی دوسری چیزوں سے دور رہیں، کیونکہ یہ تمام چیزیں آپ پر گرسکتی ہیں۔

∆ جھٹکوں کے ختم ہونے کا انتظار کریں جو کہ عام طور پر بمُشکل چالیس ثانیوں تک رہتے ہیں اور بعض اوقات یہ ایک مِنٹ کے دورانیئے سے بھی زیادہ کے ہوتے ہیں۔ اگر آپ عمارت کی دوسری یا بالائی منزلوں پر موجود ہوں تب ایسی صورت میں بدحواسی میں راہِ فرار ڈھونڈنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ یا تو سیڑھیاں

تباہ ہوچُکی ہونگیں یا تو پھر ہر ایک اِسی تگ و دو میں لگا ہوگا کہ باہر کیسے نکلا جائے اور یوں بد نظمی میں اور بھی اضافہ ہوگا جو صورتحال کو مذید سنگین بنا دیگی۔

∆ اگر آپ ایک ایسی عمارت میں موجود ہوں جہاں پر لِفٹ دستیاب ہو تو خبردار اسکے استعمال سے گُریز کریں، کیونکہ اول تو یہ ناکارہ ہوچُکا ہوگا اور دوئم اگر ناکارہ نہ بھی ہوا ہو تو اِکا استعمال خطرات سے خالی نہ ہوگا۔

∆ بالکونی پر قطعاً نہ جائیں۔

اگر آپ ورکشاپ یا فیکٹری/کارخانے میں ہوں:

∆ تو ایسی صورت میں آپ اوپر زکر شُدہ ہدایات پر عمل کریں۔ البتہ یہ یاد رہے کہ اس قسم کی عمارتوں میں عمارت کو سہارا دینے والی ستونیں اکثر زیادہ فاصلے پر ایک دوسرے سے واقع ہوتی ہیں، لہذٰا اوپر سے کافی چیزیں نیچے گِرسکتی ہیں، اِن سے دور رہا جائے اور اسکے علاوہ اُن تمام زہریلے مواد یا پھر لَٹکی ہوئی تاروں اور کنوئیر بَیلٹ وغیرہ سے بھی دُور رہیں۔ اگر مُمکن ہوسکے تو مشینوں کو فوری بند کردیں۔

∆ پناہ لینے کے لیئے ورکشاپ یا فیکٹری میں موجود چھوٹے عارضی پُل یا پھر لوہے کی بنی ہوئی سیڑھیاں مُناسب جگہ ہیں بشرطیکہ اِنھیں چُھوا نہ جائے کیونکہ گِری ہوئی تاروں کی وجہ سے بجلی کے جھٹکے لگنے کا خطرہ ہوسکتا ہے۔

اگر آپ پہاڑوں کے قدموں میں بسیرا کرتے ہوں:

∆ اگرچہ آپ کا گھر زلزلہ سے متاثر نہ بھی ہوا ہو تب بھی جتنی جلدی مُمکِن ہوسکے اپنا گھر چھوڑ دیں کیونکہ زلزلے سے پیدا ہونے والے حالات و اثرات خود زلزلے سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہوسکتے ہیں۔ مثلاً پہاڑوں کی ڈھلانوں پر آزاد چٹانیں یا بڑے بڑے پتھر لُڑھک کر آپکے گھروں کو تباہ و برباد کرسکتے ہیں یا پھر بعض بارانی حالات میں اور بعض مقامات پر آپ کیچڑ اور بجری کے ریلے کی زد میں آسکتے ہیں۔

∆ ایسی جگہ جائیں جہاں پہاڑی ڈھلوان سے آنے والی چٹانیں یا کیچڑ کا ریلا آپ تک نہ پہنچ سکیں اور جہاں تک مُمکن ہوسکے پیادہ یعنی چل کر دوسری جگہ جائیں۔

∆ گاڑی کے استعمال سے قطعی پرہیز کریں۔

∆ جب تک کے مُتعلقہ حُکام سے آپ کو اجازت نہ ملے، گھروں کو واپس نہ لوٹیں۔

اگر آپ کُھلی فضا میں، سڑک یا گلی کوچوں میں، یا پھر شہر کے مضافات یا دیہاتوں میں ہوں تو، ایسی صورت میں:

∆ کُھلے آسمان تلے کُھلی جگہ پر رہیں اور جہاں تک مُمکِن ہو سکے عمارتوں، بِجلی کی تاروں اور بُلند و بالا درختوں سے دُور رہیں۔ زلزلے کے جھٹکے بذاتِ خود آپ کو نہیں مارینگے اور ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے کہ زمین میں زلزلے کی وجہ سے بڑا شگاف پیدا ہوجائے اور آپ نگل لیئے جائیں۔

∆ اگر آپ کسی تنگ گلی میں ہوں تو دروازے [چوکاٹ] کے قریب پناہ لیں۔

اگر آپ گاڑی میں ہوں تو ایسی صورت میں:

اگر مُمکن ہو تو گاڑی کُھلی جگہ پر روک دیں اور گاڑی کے اندر ہی رہیں۔ اسکے برعکس اگر آپ گاڑی، بس یا ٹرین کے مُسافر ہوں تو اندر ہی بیٹھیں رہیں اور باہر نہ نکلیں۔

جھٹکوں کے بعد کیا کرنا چاہیئے؟

جھٹکوں کے فوری بعد :

∆ گھر کا دروازہ کھول دیں تاکہ ضروری امداد آپ تک پہنچ سکے۔

∆ اگر جھٹکا بہت شدید ہو اور نتیجتاً عمارت کو نقصان پہنچا ہو تو بلے یہ نقصان کم خطرناک ہی کیوں نہ ہو آپ اُن تمام لواحقین کے ساتھ جو آپ کے گرد و جوار میں ہوں کو اکٹھا کرکے عمارت سے جلد از جلد باہر نکلیں۔ بچوں، بوڑھوں اور بیماروں کو نکلنے میں مدد کریں اور مریضوں کی دیکھ بال پر وقتاً، فوقتاً توجہ دیتے رہے۔

∆ ایسی عمارتوں میں سے یا اُن کے قریب سے نہ گزریں جنکے گرنے یا جہاں سے ملبہ کے گرنے کا خطرہ ہو۔ حقیقت تو یہ ہے کہ بعد میں آنے والے کمزور و ناتواں جھٹکوں سے وہ چیزیں جو شروع کے مرکزی جھٹکے میں نہیں گِر پائی تھیں، اُن کے اب گِرجانے کا احتمال بڑھ جائیگا۔

∆ بجلی، گیس اور پانی کے نظام کو بند کردیں اور یہ بہتر ہوگا کہ آپ کو پہلے ہی سے یہ معلوم ہو کہ اِن کے مرکزی سوِچ یا کنٹرول کہاں، کہاں واقع ہیں۔

∆ زلزلے کے بعد گیس کے اخراج یا لِیک کیوجہ سے آگ لگنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے اسلیئے ماچس کی تیلی یا لائٹر وغیرہ نہ جلائیں۔

∆ اگر خُدا نخواستہ آپ ملبے میں پھنس کر رہ جائیں، تو ایسی صورت میں کسی لوہے کی پائپ [گیس، پانی] یا پھر لوہے کی کسی چیز یا پھر عمارتی ستونوں وغیرہ کو پتھر سے ماریں تاکہ امدادی جماعتوں یا دوسروں کو آپکی موجودگی کا پتہ چلے۔

اگر جھٹکا زیادہ شدید نہ ہو:

∆ یہ دیکھنے کے لیئے کہ کہیں سے گیس یا پانی وغیرہ اخراج یا لِیک نہ ہورہا ہو، اِنھیں چلاکر دیکھیں؛ اسی طریقے سے بجلی یا برقی نظام کے بارے میں بھی اطمینان کرلیں۔ گیس کے اخراج کو ننگی آگ سے جاننے یا تلاش کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اگر گیس لِیک ہو یا بجلی کا سرکِٹ شارٹ ہو تو ایسی صورت میں دوبارہ سے اِنھیں مرکزی کنٹرول سے بند کریں۔

ساحلی علاقوں باالخصوص ساحل کے قریب رہنے والوں کے لیئے ہدایات:

∆ اگر زلزلے کا جھٹکا شدید ہو اور یہ کہ آپ ساحل کے بالکل قریب ۱۵ میٹر سے کم بلندی پر ہوں تو فوراً کسی بلند تر مقام کی طرف جائیں کیونکہ سُونامی یا سمندری موجیں کسی بھی وقت ساحل کا رُخ کرسکتی ہیں [ہمیں 26 دسمبر 2004 کو انڈونیشیا میں آنے والے سُونامی کو نہیں بُھولنا چاہیئے، جسمیں تقریباً ۳ لاکھ افراد مارے گئے تھے]۔ جب تک مُتعلقہ حُکام کی طرف سے آپکو نیچے آنے کی ہدایت نہ ملے، آپ اُوپر ہی رہیں۔ اور ایسی غلطی ہرگز نہ کریں کہ سمندری موجوں/لہروں کو دیکھنے جائیں۔ موجیں نظر آنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ بہت دیر ہوچُکی ہے اور خطرہ سر پر مُنڈلارہا ہے۔ بظاہر تو ہم ایک ہی موج/لہر دیکھ پارہے ہوتے ہیں مگر حقیقت میں اسکے پیچھے بہت ساری دوسری موجیں ہوتی ہیں جنھیں ہم دیکھ نہیں پاتے اور یہ امواج ایک دوسرے کے تعاقب میں بڑی تیز رفتاری کےساتھ آرہی ہوتی ہیں؛ کہا جاتا ہے کہ اِنکی رفتار چھ سو سے لیکر آٹھ سو کلومیٹر فی گھنٹہ ہوتی ہیں، جو کہ مُسافر بردار جہازوں کی رفتار کے برابر ہے۔

زلزلے کےبعد کیا کرنا چاہیئے؟

∆ ریڈیو سُننے کی کوشش کریں کیونکہ وہاں سے آپکو تازہ ترین خبریں اور ہدایات سُننے کو ملیں گی۔

∆ اگر آپ خود زخمی نہ ہوئے ہوں تو دوسرے زخمیوں کی مدد اور تیمار داری کریں اور اُن افراد کو جنھیں شدید زہنی صدمہ پہنچا ہو کو دلاسہ دیں اور اُنکی ڈھارس باندھیں۔ یہ خیال رہے کہ شدید زخمیوں کو ہلانے جُلانے کی کوشش نہ کریں، ایسا صرف اُس صورت میں کریں اگر کسی دیوار یا مَلبے کا اُن پر گِرنے کا خطرہ ہو۔

∆ جو ہدایات آپکو دی جائیں اُنھیں فرمانبرداری سے بجا لائیں؛ امدادی جماعتوں مثلاً شہری دفاع، فائر بریگیڈ، طبی جماعتوں، فوج اور پولیس کے ساتھ مُکمل تعاون کریں اور اُنھیں ضروری معلومات فراہم کریں۔

∆ جہاں جائیں، بند جوتے پہن کر جائیں کیونکہ ہر طرف مَلبہ اور ٹوٹا ہو شیشہ موجود ہوسکتا ہے۔

∆ بجلی کے آلات یا سّوِچّز وغیرہ کو اول تو استعمال نہ کریں اور اگر ایسا کرنا بہت ضروری ہو تو تب اچھی طرح سے اطمینان کرلیں کہ کہیں سے گیس کی بُو تو نہیں آرہی ورنہ آگ لگ سکتی ہے یا پھر دھماکہ ہوسکتا ہے۔

∆ اگر زمین پر بجلی کی تاریں گری ہوں یا وہ اشیاء جو بجلی کی تاروں کو چھورہی ہوں تو اُنھیں نہ چُھوئیں۔

∆ پانی زخیرہ کرنے کے لیئے بعض گھروں کی چھتوں پر پانی کے بڑے ٹینک نصب ہیں، اچھی طرح سے اطمینان کرلیں کہ یہ محفوظ ہیں۔

∆ الماریوں پر ایک نظر ڈالیں اور اطمینان کرلیں کہ یہ محفوظ ہیں۔ دروازوں کو آرام سے کھولیں اور گرنے والی چیزوں کو محفوظ بنالیں۔

∆ اپنے زخیرہء خوراک پر ایک نظر ڈالیں کیونکہ زلزلہ آنے کے بعد کھانے پینے کی اشیاء ٹوٹے ہوئے شیشوں یا دوسری زہریلی اشیاء کے ساتھ گُھل مل سکتی ہیں۔ اِنھیں کھانے، پینے سے گُریز کریں اور فوراً پھینک دیں تاکہ بچے انھیں نہ کھا سکیں۔ البتہ پانی اور دوسرے مائع جات کو آپ کسی صاف کپڑے میں سے گزار کر فِلٹَر کرنے کے بعد قابِلِ استعمال بنا سکتے ہیں۔

∆ پانی کا زخیرہ: تباہ کُن زلزلوں میں صاف اور پینے کے پانی کی شدید قِلّت پیدا ہوجاتی ہے اور اکثر پانی کی فراہمی برقرار نہیں رہ پاتی۔ لہٰذا جائز ضروریات کے لیئے مُناسب مِقدار میں پانی کا تازہ ذخیرہ ہر وقت دستیاب ہونا چاہیئے اور اسے آبِ حیات سمجھ کر اِس کی قدر و قیمت کریں، اِسے ضایع ہونے سے بچائیں۔

∆ اگر بجلی کی فراہمی بند ہوجائے تب ایسی صورت میں خوراک کو ترجیحی بنیادوں پر استعمال کرنے کی منصوبہ بندی کی جائے اور پہلے وہ چیزیں کھائی جائیں جِنکے خراب ہونے کا جلد احتمال ہو۔

∆ گلی، کُوچوں میں جَھمگٹا نہ کریں تاکہ رفت و آمد کے لیئے امدادی جماعتوں کی گاڑیوں کے راستے میں خَلَل پیدا نہ ہو؛ تماشہ چی بھی نہ بنیں، ایسا کرنے سے بھی آپ امدادی کاروائیوں میں مُخِل ہونگے۔

∆ آفت ذدہ مقامات پر اُس وقت تک نہ جائیں جب تک کہ امدادی جماعتیں آپ کو مدد کرنے کی دعوت نہ دیں۔

∆ مرکزی جھٹکے یا جھٹکوں کے بعد میں آنے والے جھٹکوں یا 'پس لرزہ یا آفٹر شاک' کے لیئے تیار رہیں۔ چونکہ یہ جھٹکے بعد میں آتے ہیں، اِنکی اصلی قوت زائل ہوچُکی ہوتی ہے اور اِن میں سے اکثریت کم طاقتور ہوتے ہیں، مگر چونکہ 'پس لرزہ' کے چند ایک جھٹکے خطرناک حد تک طاقتور بھی ہوسکتے ہیں لہذا یہ مذید تباہی کا باعث بن سکتے ہیں۔

یہ ہدایات جو آپ اس وقت پڑھ رہے ہیں، اگر اِس دستاویز کی ضرورت آپکو زلزلے کے دوران پڑے تو اُس وقت کافی دیر ہوچُکی ہوگی لہذا آپ اِسے وقتاً فوقتاً پڑھ لیں اور اپنے عزیز و اقارب کو بھی پڑھوائیں تاکہ بوقتِ ضرورت پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ بلکہ میں تو مُتعلقہ حُکام سے یہ درخواست کرونگا کہ زلزلہ خیز علاقوں کے اسکولوں میں اساتذہ کی مدد سے اس دستاویز میں دیئے گئے ہدایات پر وقتاً فوقتاً عملی و زبانی مَشّق کی صورت میں عمل و در آمد کروایا جائے تاکہ کم از کم ہم 'مرحلہء آمادہ باش' کے لیئے تو تیار رہیں۔ خاص طور پر حکومت کو اس امر کو یقینی بنانا چاہئیے کہ وادیء کوئٹہ میں عمارتوں کی تعمیر ۱۹۳۵ کے زلزلے کے بعد ترتیب دئیے جانے والے بِلڈِنگ کوڈ کے مطابق ہو۔

آخر میں یہ بات یاد رہے کہ شدید زلزلے اکثر نہیں آتے اور جب آتے ہیں تو اطلاع دیئے بغیر آتے ہیں اور قیامتِ صُغرا کا سا منظر پیش کرکے چلے جاتے ہیں۔ ہمیں ماضی میں کوئٹہ میں ۳۱ مئی ۱۹۳۵، حال ہی میں اکتوبر ۲۰۰۵ کشمیر/بالا کوٹ اور اکتوبر ۲۰۰۸ میں زیارت اور ان سے متعلقہ علاقوں کے زلزلوں کو مدِنظر رکھ کر ان علاقوں میں جو ارضیاتی نقطہء نظر سے زلزلوں کی ذد میں آتے ہوں وہاں زلزلوں سے بچاو کی احتیاطی تدابیر کا از سَرِنو جائزہ لیکر نئے ہنگامی پلان وضع کرنا چاہیئے۔

چلتے، چلتے یہ گزارش بھی کرتا چلوں کہ پاکستان کی ارضیاتی سیاق و سباق کا جائزہ لینے کے بعد ہم یہ پیش گوئی تو کرسکتے ہیں کہ زلزلے کہاں، کہاں آسکتے ہیں مگر یہ پیش گوئی کرنا کہ کب آئینگے، کہنا قبل از وقت ہوگا۔ ہماری تو بدبختی یہ ہے کہ ابھی تک ہم نے ارضیاتی نکتہ نظر سے پاکستان بھر کی مکمل اور تفصیلی ارضیاتی نقشہ بندی بھی نہیں کی ہے۔

نوٹ: قارئین سے میری یہ درخواست ہے کہ اگر مُمکِن ہو تو برائے مہربانی اِس دستاویز کی چند فوٹو کاپیاں بنا کر اپنے عزیز و اقارب اور دوستوں میں تقسیم کریں اور اُن سے بھی یہ کہیں کہ وہ اِس عمل کو دہرائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اِن معلومات سے مُستفید ہوسکیں۔ شُکریہ۔

آپ سبکا خُدا حافظ و ناصر

خادم حُسین درانی

اکتوبر ۲۰۰۵